روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 ستمبر 2008ء 25 رمضان 1429 ہجری 26 تبوک 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 222

قیام نماز میں آسانی

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ بھی نہ سکو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب اذا لم یطق قاعدا حدیث نمبر:1050)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے، مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے، اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا تسبیح اور تہلیل میں مصروف رہے، بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے، وہ مزا نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں، جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا پھیکا سمجھتا ہے، اسی طرح وہ لوگ جو عبادات الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے، کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا، تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے، مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجۂ غایت کا رکھا ہو۔ اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں، تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی، بلکہ ایک لذت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا۔ عورت اور مرد کی برہنگی کی حالت میں ان کی غیرت قبول نہ کرتی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔

(ملفوظات جلد اول ص 101)

جیسا کہ عورت اور مرد کے جوڑے سے ایک قسم کی بقا کے لئے حظ ہے۔ اسی طرح پر عبودیت اور ربوبیت کے جوڑے میں ایک ابدی بقاء کے لئے حظ موجود ہے۔ صوفی کہتے ہیں جس کو یہ حظ نصیب ہو جاوے وہ دنیا و مافیہا کے تمام حظوظ سے بڑھ کر ترجیح رکھتا ہے۔ اگر ساری عمر میں ایک بار بھی اس کو معلوم ہو جائے، تو اس میں ہی فنا ہو جاوے، لیکن مشکل تو یہ ہے کہ دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنہوں نے اس راز کو نہیں سمجھا اور ان کی نمازیں صرف ٹکریں ہیں اور اوپرے دل کے ساتھ ایک قسم کی قبض اور تنگی سے صرف نشست و برخاست کے طور پر ہوتی ہیں۔ مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے، جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ صرف اس لئے نمازیں پڑھتے ہیں کہ وہ دنیا میں معتبر اور قابل عزت سمجھے جاویں اور پھر اس نماز سے یہ بات ان کو حاصل ہو جاتی ہے، یعنی وہ نمازی اور پرہیزگار کہلاتے ہیں۔ پھر ان کو کیوں یہ کھا جانے والا غم نہیں لگتا کہ جب جھوٹ موٹ اور بیدل کی نماز کو یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے تو کیوں ایک سچے عابد بننے سے ان کو عزت نہ ملے گی اور کیسی عزت ملے گی۔

(ملفوظات جلد اول ص 103)

نمایاں اعزاز

مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم شمیم احمد سنوری صاحب گرین ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

10 ستمبر 2008ء کو دنیا کی سب سے بڑی لیب (CERN) جو کہ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر واقع ہے میں تخلیق کائنات کا راز جاننے کے لئے ایک تجربہ کیا گیا۔ اس تجربہ میں دنیا بھر کے سائنسدانوں نے حصہ لیا۔ اس تجربہ میں موجود چند پاکستانی سائنسدانوں میں خاکسار کی بہن مکرمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ بھی شامل تھیں۔ یہ ہمارے لئے جماعت کیلئے اور پاکستان کیلئے انتہائی فخر کی بات ہے۔

مکرمہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ بنت مکرم شمیم احمد صاحب سنوری مرحوم نے حال ہی میں کنساس سٹیٹ یونیورسٹی امریکہ سے فزکس میں Ph.D کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اب وہ امریکہ کی ہی ایک یونیورسٹی کی طرف سے اس لیب میں تحقیق کر رہی ہیں۔

اس سے پہلے ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی سے فزکس میں M.Sc کی تھی اور 1996-1998ء کے سیشن میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ ان کی اس پوزیشن کا سرٹیفیکیٹ خاکسار نے پیارے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر وصول کیا تھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہم سب اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے اور محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کو مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

ٹھیکہ کینٹین

نصرت جہاں اکیڈمی بوائز و انٹر کالج کی دو عدد کینٹین برائے سال 2008-09ء کیلئے الگ الگ ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ براہ کرم اپنی درخواستیں 30 ستمبر 2008ء تک بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن بمع تصدیق صدر صاحب محلّہ خاکسار کو بھجوا دیں۔ شرائط ٹھیکہ ملاحظہ کرنے کے لئے آفس نصرت جہاں اکیڈمی سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ا۔ متین

حضرت مصلح موعود سے تعلق رکھنے والے
انگلستان میں تین مقامات کی تلاش

اس سال سفر انگلستان میں حضرت صاحب کی ملاقات اور جلسہ سالانہ 2008ء کی برکتوں سے مالا مال ہونے کے بعد تین مقامات کی تلاش کا موقعہ ملا جن کا تعلق حضرت مصلح موعود سے ہے۔

ولیم دی کنکرر

گزشتہ دنوں تاریخ احمدیت زیر مطالعہ تھی۔ اس میں حضرت مصلح موعود کے 1924ء میں سفر انگلستان کے ذکر کے ضمن میں لکھا ہے۔

2/اکتوبر کو حضور ’’ولیم دی کنکرر‘‘ والی خواب کو پورا کرنے کے لئے خلیج میونی پر پہنچے اور ایک کشتی لے کر اس مقام کی طرف تشریف لے گئے جہاں ولیم دی کنکرر اترا تھا حضور کشتی چھوڑ کر قریب ہی ایک مقام پر جس کا نام الیکری (لنگرگاہ) ہے کھڑے ہوئے اور خواب کی طرح اسی شکل وہیئت میں ایک لکڑی پر دایاں پاؤں رکھ کر ایک فاتح جرنیل کی طرح چاروں طرف نظر کی...... اس وقت آپ کے چہرہ پر جلال اور شوکت تھی اور اس کے ساتھ ایک ربودگی بھی تھی اس کے بعد خاموشی کے ساتھ آپ نے دعا فرمائی۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 455-454)

اس مقام کی تلاش میں ہم اس علاقہ کی طرف روانہ ہوئے اور شائد وہ مقام معین طور پر Pin point تو نہ کر سکے مگر عمومی طور پر وہ سارا علاقہ دیکھا اور وہ قلعہ جس میں ولیم فاتح نے رہائش اختیار کی تھی اور وہ میدان جنگ جہاں اس نے جنگ کی اور فتح کے بعد وہ مذہبی عمارتیں جو اس نے بنائیں دیکھنے کا خوب موقعہ ملا۔ اور تصاویر بھی بنائیں۔

جنگ عظیم کی یادگار

دوسرا مقام برائٹن کے قریب چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان ہے جہاں پہلی عالمگیر جنگ میں کام آنے والے برصغیر کے سپاہی مدفون ہیں یہ مقام اب بھی چھتری (Chattri) کے نام سے مقامی آبادی میں معروف ہے۔

تاریخ احمدیت میں لکھا ہے۔

’’اس کے علاوہ اس دوسرے ہفتہ میں حضور برائٹن کے قصبہ میں تشریف لے گئے اور جنگ عظیم میں جان دینے والے سپاہیوں کی یادگار یعنی چھتری میں دعا کی کہ جس طرح یہ ایک نشان ہے ان لوگوں کا جو ایک دنیاوی غرض کے لئے متحد ہوئے اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان چھتری کے نیچے مشرق ومغرب کو جمع کر دے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 450)

اس مقام کی تلاش اور پھر اس کے صحیح راستہ کی تلاش میں ہم ایک چھوٹی سی دیہاتی سڑک پر سرگرداں تھے تو حسن اتفاق سے اس زمین کی مالکہ اپنی موٹر میں آتے ہوئے ٹھہر گئی۔ ان کا نام Sally ہے اور انہوں نے بڑی شفقت کے ساتھ ہماری راہنمائی کی۔ اس مقام پر ہم نے یہ دعا کی کہ جو دعا حضرت مصلح موعود نے کی تھی اللہ تعالیٰ اسے اور بھی قبولیت کا درجہ بخشے۔

ایک دکان

تیسری جگہ لندن کی ایک دکان تھی جہاں سے حضرت مصلح موعود نے 1924ء میں ایک کوٹ سلوایا تھا۔ اور 1955ء کے سفر میں مجھے اور میری امی کو ماموں داؤد کے ساتھ بھیجا تھا کہ اس دکان پر جاؤ۔

اس علاقہ میں جو کسی زمانہ میں لندن کے شاہی خاندان اور امراء کے خیاطوں کا مرکز تھا اور ایک حد تک اب بھی ہے ہم نے تلاش شروع کی کیونکہ بہت سی تبدیلی ہو چکی ہے مگر اب بھی کچھ نہ کچھ باقی ہے اس علاقہ میں تین قدیم دکانیں موجود ہیں۔ جن میں ایک 1771ء سے مسلسل قائم ہے اور دو 1849ء کے لگ بھگ زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

ان دکانوں میں ایک دکان میں ایک دفعہ ایک شخص جس کا تعلق فلم انڈسٹری سے تھا گیا اور اس نے کہا کہ آپ کی دکان سے ایک دفعہ کیپٹن بلائٹ نے ایک سوٹ سلوایا تھا۔ کیا اس کی پیمائش ہمیں بتا سکتے ہیں۔ دکاندار نے بے تکلف کہا ہاں یہ 1792ء کی بات ہے اور ہمارے پاس ان کی پیمائش کا پورا ریکارڈ موجود ہے۔

ایک دکان جس میں ہم گئے اس میں معروف انگریزی زبان کے مصنف چارلز ڈکنز کا دیا ہوا چیک موجود تھا۔

بہر حال میں نے اس دکان کو جہاں سے حضرت مصلح موعود نے کوٹ سلوایا تھا پہچانا اور دکان والوں نے بڑی خوشدلی سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے پرانے ریکارڈ تلاش کر کے اطلاع دیں گے۔

گلاسکو کا سفر

اس دفعہ سفر میں ایک اور معروف شہر میں دوران ٹھہرنے کا اتفاق ہوا جس کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کی ایک خواب ہے جس کا کچھ حصہ درج ذیل ہے۔

’’میں نے ایک شخص سے پوچھا یہ جہاز کہاں اترے گا تو اس نے کہا سکاٹ لینڈ میں۔ کون سے شہر میں تو اس نے جواب دیا گلاسکو میں۔‘‘

’’میں سمجھتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ سکاٹ لینڈ میں احمدیت کی اشاعت کے سامان کرے اور شاید کوئی ایسی تحریک پیدا ہو جو گلاسکو سے دو سو میل جنوب کی طرف سے شروع ہو کر گلاسکو تک جاری ہو۔‘‘

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود 280)

ان سفروں میں میرے عزیزوں کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے دو سابق طلبہ ملک خالد محمود اور مرزا نصیر احمد کا تعاون حاصل رہا۔ اللہ سب کو جزائے خیر دے۔

امید کی روشنی

خلافت کا دیکھو فقط معجزہ ہے
وہ بندہ ہے جس میں خدا بولتا ہے
وہ چہرہ کہ ملتی ہے آنکھوں کو ٹھنڈک
جو بولے تو لفظوں میں رس گھولتا ہے
چلے تو ہوائیں ادب میں کھڑی ہوں
رکے ہر نظارہ قدم چومتا ہے
خلافت سے پہچان ہر احمدی کی
خلافت نے مُردوں کو زندہ کیا ہے
خلافت وہ امید کی روشنی ہے
اندھیروں میں جس نے اجالا کیا ہے
زمانے کے طوفان یا آندھیوں میں
خلافت شجر وہ کہ پھولا پھلا ہے
خلافت تو بادِ صبا کا ہے جھونکا
خلافت نے صحرا بھی دریا کیا ہے
خلافت وہ زنجیر ہے جس نے زاہدؔ
دلوں کو محبت سے یکجا کیا ہے

سید طاہر احمد زاہد

نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت کرنی چاہئے

توسیع بیت اقصیٰ قادیان

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان دنوں قادیان میں بیت اقصیٰ کی توسیع کا کام جاری ہے اس توسیع کا سنگ بنیاد مورخہ 7/جون 2008ء کو محترم فاتح احمد ڈاہری صاحب انچارج انڈیا ڈسک لندن نے اپنے دورہ قادیان کے دوران رکھا اس موقع پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان‘ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں کے ناظر صاحبان‘ نائب ناظر صاحبان‘ وکلاء تحریک جدید‘ ناظمین وقف جدید اور ذیلی تنظیموں کے صدر صاحبان اور موقع پر موجود درویشان قادیان اور لندن و ربوہ سے آنے والے انجینئر صاحبان نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ جس کے بعد محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک نے دعا کرائی۔ یہ کام مکرم اطہر الحق صاحب ایڈیشنل ناظر تعمیرات قادیان کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔ جس میں لندن اور ربوہ سے آنے والے انجینئر صاحبان بھی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

موجودہ توسیع اس مقام پر ہو رہی ہے جہاں پر پہلے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر اور نمائش ہال تھا دفاتر اور نمائش ہال کی عمارتوں کو گرا کر بیت کی توسیع ہو رہی ہے۔ یاد رہے کہ بیت اقصیٰ کی تعمیر حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت سے قبل تخمیناً سن 1875ء کے آخری دنوں میں شروع ہوئی اور جون 1876ء میں پایہ تکمیل تک پہنچی۔ 13 مارچ 1903ء کو بیت کے مشرقی جانب صحن میں منارہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا جو دسمبر 1915ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ خلافت میں مکمل ہوا۔ اس بیت کی پہلی توسیع حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں 1900ء میں ہوئی جبکہ اس کی توسیع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں 1910ء میں ہوئی جبکہ اس کی تیسری توسیع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ خلافت میں 1938ء میں ہوئی اور اب یہ چوتھی توسیع حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس توسیع کو عالم احمدیت کیلئے بہت بہت مبارک فرمائے اس توسیع کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کا الہام وسع مکانک ایک بار پھر ایک نئی شان سے پورا ہو رہا ہے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 21/اگست 2008ء)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد صاحب جج نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع خانیوال و ساہیوال کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ یہ نہایت ہی پیاری نعمت ہے

قرآن کریم۔ روحانی بھلائی، آب حیات اور روشن چراغ ہے

قرآن کریم کا نزول رمضان میں ہوا۔ اس ماہ میں کثرت تلاوت باعث ہزار برکت ہے

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ (بقرۃ:186)

مفسرین نے اس کے کئی مطالب بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ رمضان المبارک کا مہینہ وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ دوسرے یہ کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم نازل ہوا۔

حضرت جبریلؑ ہر رمضان میں قرآن کریم کا جتنا نزول ہو چکا ہوتا آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر اس کا دور کرتے اور پھر آخری رمضان میں دو دور کرائے۔ جس کی اقتداء کرتے ہوئے اکثر لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ جبریلؑ کی اس سنت پر عمل کر کے قرآن کریم کے دور دور ختم کئے جائیں۔

قرآن وہ عظیم و منفرد اور بے مثال کتاب ہے کہ جس کا پڑھنا بھی ثواب اور پڑھانا بھی باعث خیر و برکت۔ جس کا سننا بھی باعث رحمت اور سنانا بھی موجب رحمت و برکت۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا الم یہ تین حرف ہیں اس کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھتا اور پھر آگے دوسروں کو سکھاتا ہے پڑھاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے سننے والوں کی فضیلت یہ بیان فرماتا ہے کہ:

''جب قرآن کریم پڑھا جارہا ہو تو خاموش رہو اور غور سے سنو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

(اعراف 205)

گویا قرآن کریم ادب سے سننے والوں پر خدا کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اب بتائیں دنیا میں ہے کوئی ایسی کتاب جو ایسی فضیلت و برکت اپنے اندر رکھتی ہو کہ اس کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا، سنانا موجب فضل و برکت اور باعث رحمت ہو۔

یوں تو قرآن کریم کی اتنی بیشمار خوبیاں، فضیلتیں اور برکتیں ہیں کہ تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درختوں کی قلمیں بنا دی جائیں تب بھی وہ ختم نہ ہوں۔ مگر اس وقت صرف تین خوبیاں اور برکتیں قرآن کریم کی بیان کرنی مقصود ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے (-) یعنی ہم قرآن میں سے وہ (تعلیم) اتار رہے ہیں۔ جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل نمبر 83)

اس آیت کریمہ میں دو خوبیوں اور فضیلتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (1) شفا (2) اور رحمت۔ اب قدرے ان کی تفصیل بھی خالی از فائدہ نہ ہوگی۔

قرآن شفاء ہے

قرآن کریم روحانی طور پر تو شفا ہے لیکن بعض اوقات ظاہری طور پر جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شفاء کا موجب بن جاتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک نام شفاء بھی ہے اور رقیہ بھی یعنی دم کرنے والی۔ احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہؓ سورۃ فاتحہ سے دم کرتے اور شفاء ہو جاتی۔ اس کے علاوہ اور بھی بیشمار آیات ہیں جو بعض دفعہ جسمانی صحت کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود نے صرف اس پر انحصار کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا ہے کہ قرآن شریف کو آزمائش میں نہ ڈالو۔ ہاں بامر مجبوری جب انسان ہر طرح سے حیلہ و تدبیر کر کے کامیاب نہ ہو تو پھر اجازت ہے کہ اس سے بیمار کو فائدہ پہنچائے۔

حضرت مصلح موعود اس کے روحانی شفاء ہونے کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ ؎

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے
یہ سب بیماریوں کی اک دوا ہے
مٹا دیتا ہے سب زنگوں کو دل سے
اسی سے قلب کو ملتی جلا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے''۔

(ملفوظات جلد اول ص 283)

پھر اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔ ؎

دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینہ کو خوب صاف کرتا ہے
اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں
وہ تو دیتا ہے جاں کو ایک اور جاں
درد مندوں کی ہے دوا وہی ایک
ہے خدا سے خدا نما وہی ایک

آب حیات اور روشن چراغ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو ...... ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے رہنما ہے قرآن کریم ہے ...... جس میں بہت سا آب حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے ...... یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے''۔

(ازالہ اوہام)

''قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو''۔ (کشتی نوح)

پھر روحانی شفاء کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے ...... وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے''۔ (چشمہ معرفت)

نیز فرمایا:۔

''وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا ...... وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے ...... اور یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں۔ یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا۔ مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

قرآن رحمت ہے

دوسری فضیلت اور برکت قرآن کریم کی رحمۃ للمومنین بیان کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے منظوم کلام میں اس کی جھلک اس طرح دکھائی ہے ؎

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضاں
ان پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہے چشمہ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پھر ان معنوں میں بھی رحمت ہے کہ اس کا پڑھنا پڑھانا باعث برکت و ثواب اور اس کا سننا باعث رحمت۔

دنیا کی تمام خیر و برکت اس میں رکھ دی گئی ہے کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں یہی بات سچ ہے تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی ...... خدا نے تم پر بہت احسان کیا جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں''۔ (کشتی نوح)

ان معنوں میں بھی قرآن کریم رحمت ہے کہ اس سے ولایت ملتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ع

یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت

ایک اور رحمت کا پہلو حضرت مسیح موعود یوں بیان فرماتے ہیں:۔

''قرآن شریف ...... اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے''۔

(چشمہ معرفت ص 295)

''قرآن شریف ...... گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے''۔ (چشمہ معرفت ص 295)

''چوتھا معجزہ قرآن شریف کا اس کی روحانی تاثیرات ہیں جو ہمیشہ اس میں محفوظ چلی آتی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس کی پیروی کرنے والے قبولیت الٰہی کے مراتب کو پہنچتے ہیں اور مکالمات الٰہیہ کے مشرف کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں محبت اور رحمت کی راہ سے جواب دیتا ہے ...... اور اپنی تائید اور نصرت کے نشانوں سے دوسری مخلوقات سے انہیں ممتاز کرتا ہے یہ بھی ایسا نشان ہے جو قیام تک امت محمدیہ میں قائم رہے گا''۔ (تصدیق النبی ص 23)

صاحب کرامات

حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں کچھ یوں ہے۔

''میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم ﷺ سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 316)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو''۔ (کشتی نوح)

قرب الٰہی کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے۔ قرآن سے پایا۔ ...... سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین کی اس روشنی کی

طرف ہم ایک کو بلاتے ہیں‘‘۔ (کتاب البریہ)

پھر فرمایا: ’’وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اے عزیزو! سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشق دلبر

’’اس کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہوجاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہوجاتی ہے اور وہ خدا جو نہایت نہاں در نہاں ہے اس کی پیروی سے آخر کار اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے اور وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے‘‘۔

(چشمہ معرفت ص93)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

شرف اور بزرگی کا ذریعہ

قرآن کریم کی خوبی اور فضیلت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ شرف اور بزرگی کا اعلیٰ مقام ملتا ہے ظاہری طور پر بھی اور روحانی و باطنی طور پر بھی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ہم نے یہ مبارک ذکر اتارا ہے۔ (انبیاء:51)

اس آیت کریمہ میں قرآن شریف کا ایک نام ذکر رکھا گیا ہے اور فرمایا یہ نہایت مبارک ذکر ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔

ذکر کے ایک معنی شرف اور بزرگی کے ہیں۔ یعنی یہ وہ بابرکت کام ہے جو انسان کو اور قوموں کو (یعنی انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے) شرف اور بزرگی کے اعلیٰ مقام پر لے جانا چاہتا ہے۔ تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ صحابہ کرامؓ کو ظاہری اور باطنی طور پر شرف اور بزرگی کے اعلیٰ مقام عطا ہوئے۔ وہ اونٹوں کے چرواہے بکریوں کے گڈریے! امی محض! اس کتاب ذکر کی بدولت دنیا کے رہبر و رہنما بنے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ’’میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں‘‘۔ روحانی طور پر وہ مقام حاصل کیا کہ فرشتوں نے مصافحہ کیا اور قرآن کریم نے ان کو ’’رضی اللہ عنھم و رضواعنہ‘‘ کا آسمانی سرٹیفکیٹ اسی دنیا میں عطا کر دیا۔ آج کے دور میں بھی امت کے لئے صرف قرآن ہی ہے جس کے ذریعہ وہ اپنا کھویا ہوا مقام شرف و بزرگی کا ظاہری اور باطنی طور پر حاصل کر سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس کا یہی علاج تشخیص فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

’’قرآن شریف کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم ص122)

پھر فرمایا:

’’کس قدر ظلم ہے کہ...... قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے جو لوگ (دین) کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں۔ وہ کامیاب نہیں ہوسکتے کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہوگئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصہ میں نہ آیا تھا...... جب تک رجوع قرآن شریف کی طرف نہ ہوگا ان میں وہ ایمان پیدا نہ ہوگا۔ یہ تندرست نہ ہوں گے عزت اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم ص158,157)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی روحانی و جسمانی اور دنیوی ترقیات اور شرف بزرگی کا ذریعہ قرآن کریم کو ہی قرار دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

’’عرب جاہل تھے وحشی تھے خدا سے دور تھے محکوم نہ تھے تو حاکم بھی نہ تھے مگر جب انہوں نے قرآن کا شفا بخش نسخہ استعمال کیا تو وہی جاہل دنیا کے استاد اور معلم بنے۔ وہی وحشی متمدن دنیا کے پیشرو اور تہذیب و شائستگی کے چشمے کہلائے۔ وہ خدا سے دور کہلانے والے خدا پرست اور خدا میں ہو کر دنیا پر ظاہر ہوئے وہ جو حکومت کے نام سے ناواقف تھے دنیا بھر کے مظفر و منصور اور فاتح کہلائے۔ غرض کچھ نہ تھے سب کچھ ہو گئے۔ مگر سوال یہی ہے کہ کیونکر؟ اسی قرآن کی بدولت پس تیرہ سو برس کا مجرب نسخہ موجود ہے جو اس قوم نے استعمال کیا جس میں کوئی خوبی نہ تھی۔

(خطبہ جمعہ 20/ اکتوبر 1889ء)

پھر فرمایا:۔

’’میرا تو اعتقاد ہے کہ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس باغ میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو...... میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جاویں۔ (-) ایسی مقدس کتاب ہو اور پھر وہ تکالیف میں مشکلات میں پھنسے ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد سوم ص76)

پھر فرمایا:۔

’’جس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے یقیناً یقیناً دنیا و آخرت میں سکھ اور آرام کی زندگی ملتی ہے اور بیشمار نمونے موجود ہیں جنہوں نے قرآن پر عمل کر کے دنیا کی سلطنتیں بھی پائیں اور آخرت میں اپنا گھر جنت الفردوس بنایا‘‘۔ (حقائق الفرقان جلد سوم ص247)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث قرآن کریم کو شرف اور عزت اور ترقی حاصل کرنے کا منبع اور عظیم ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہوجائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں، ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں اور خدا کے حضور گڑگڑانے والی ہوں کہ اے خدا ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن سیکھیں، جانیں اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں‘‘۔

(قرآنی انوار ص17)

’’اگر تم الکتاب پر عمل کرنے والے ہوگے اگر تم اس کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہوگے تو اللہ تعالیٰ جو عزیز ہے تمہیں عزت کے ایسے مقام پر کھڑا کرے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اگر تمہاری ترقی کے سامنے ہمالیہ کے پہاڑ بھی حائل ہوں گے تو وہ پاش پاش کر دیئے جائیں گے‘‘۔

(قرآنی انوار ص25,24)

حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں:۔

’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘۔

’’خدا کی قسم قرآن ایک بے مثال موتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی نور ہے اور اس کا باطن بھی نور ہے اس کے اوپر بھی نور ہے اور اس کے نیچے بھی نور ہے اور اس کے ہر لفظ میں نور ہے یہ روحانی جنت ہے جس میں پھل جھکے ہوئے ہیں اور اس میں نہریں بہتی ہیں۔ اس میں سعادت کا ہر پھل موجود ہے اور ہر انگارہ اس سے لیا جاتا ہے۔ اس چشمہ سے پینے والوں کو خوشخبری ہو۔ اگر قرآن نہ ہوتا تو مجھے زندگی کا لطف نہ آتا میرے دل میں اس کی محبت گھر کر گئی ہے اس کا حسن مجھے دیوانہ کئے ہوئے ہے۔

یہ آب حیات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس نے اس سے پانی پیا وہ زندگی پا گیا‘‘۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

’’اپنے بچوں کے ذہنوں میں گاڑ دو کہ ہر چیز قربان کر کے بھی دین (-) سیکھنے اور انوار قرآنی حاصل کرنے کی طرف توجہ دو‘‘۔

(الفضل 4/ اکتوبر 1967ء)

’’میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا خزانہ یعنی قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیۃً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہوگی آپ ان جذبات کے ساتھ دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان نعمتوں کی وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو اور پھر ان گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے‘‘۔

(الفضل 19 فروری 1966ء)

’’ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے دل کو نور قرآن سے اتنا منور کرے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنی نور ہی نظر آئے اور پھر ایک معلم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہوجائے‘‘۔

(الفضل 10/ اگست 1966ء)

’’اے زمین و آسمان کے نور تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں‘‘۔ آمین یارب العالمین۔

(الفضل 10/ اگست 1966ء)

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب 12/ جنوری 1913ء کو پیدا ہوئے۔ 1938ء میں فلسطین پہنچے۔ بلاد عربیہ میں مسلسل 18 سال خدمات کی توفیق ملی۔ عربی رسالہ البشریٰ کے ایڈیٹر رہے۔ 1961ء میں گیمبیا جانے والے پہلے مشنری کا اعزاز حاصل کیا آپ کے ذریعہ گیمبیا مشن کا قیام ہوا۔ آپ کے قیام کے دوران سر ایف ایم سنگھاٹے احمدی ہوئے جو کہ گیمبیا کو 1965ء میں آزادی ملنے پر قائمقام اور پھر مستقل گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ 1966ء میں انہیں حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک ملا اور بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے والی پیشگوئی پوری ہوئی۔

آپ مختلف اوقات میں 1973ء تک گیمبیا میں رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مقام نعیم پر فائز مربیان میں آپ کو شمار کیا۔ مرکز سلسلہ میں مینیجر الفضل، ناظم دار القضاء، سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، ممبر مجلس افتاء، استاد جامعہ احمدیہ اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ بھی رہے۔ کئی کتب کے مصنف تھے۔ 30/ جولائی 1993ء کو وفات پائی۔

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپورخاص

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کی پہلی جانی قربانی ایک بہت عظیم مرتبہ ہے۔محترم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی (امیر ضلع میرپورخاص) ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی کے اکلوتے بیٹے تھے اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے نواسے ۔ آپ کو مورخہ 8 ستمبر 2008ء کو اپنے ہسپتال میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ جب آپ کی وفات کی اطلاع موصول ہوئی تو ہر آنکھ اشکبار تھی اور ہر دل حزین۔ ہر ایک کی یہ کیفیت تھی کہ میرا کوئی بہت پیارا آج مجھ سے جدا ہو گیا۔ایک بزرگ جو کہ اشکبار بھی تھے اور حزین بھی کہنے لگے کہ ہم تو یتیم ہو گئے ہیں۔ یہ آواز صرف ایک دل کی پکار نہ تھی بلکہ ہر ایک کی تھی۔حتیٰ کہ میرپورخاص میں غیر از جماعت افراد بھی اشکبار تھے۔

ڈاکٹر صاحب کا وجود سراپا شفقت اور محبت تھا۔ آپ اسم بامسمّٰی تھے۔آپ واقعی منّان خدا کے عبد تھے یعنی دوسروں پر احسان کرنے والے،عطا کرنے والے۔ بے شمار دفعہ خاکسار کے ذاتی تجربہ میں یہ بات آئی کہ ایک غریب آیا ڈاکٹر صاحب سے درخواست کی اور چیک اپ سے لے کر ٹیسٹ اور پھر ادویات تک مفت حاصل کر لیں۔ ڈاکٹر صاحب میں عاجزی اور انکساری کا سمندر موجزن تھا اور کسی احسان کا ذکر تک نہیں کرتے تھے۔ یہ کوئی ایک دن کا واقعہ نہیں۔ یہ ڈاکٹر صاحب کا معمول زندگی تھا۔جب خاکسار نے شاہد کا مقالہ تحریر کیا تو اس کے پرنٹ کے لئے پرنٹر کی ضرورت تھی۔خاکسار نے محترم امیر صاحب سے ذکر کیا آپ نے اپنے ہسپتال بلالیا اور ہسپتال کا پرنٹر خاکسار کے حوالے کر دیا کہ جتنا استعمال کرنا ہے کرلیں۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کا وہ مقالہ ملاحظہ بھی کیا اور پسند فرمایا۔

طلبہ کی فلاح و بہبود کے لئے بھی ڈاکٹر صاحب نے بہت کوشش کی۔اس کے لئے آپ نے ایک ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی میموریل ایوارڈز کا سلسلہ شروع فرمایا جس میں ہر سال پوزیشن ہولڈر طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے اسناد اور انعامات دیئے جاتے ہیں۔

نومبائعین کا آپ بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نومبائعین غربا تو آپ کے ہسپتال کو اپنا ہی تصور کرتے تھے اور مفت دوائی لینا حق جانتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی کسی کو روکا نہیں۔سب سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ جمعہ پر یا دوسرے اہم مواقع پر ہم نے خود مشاہدہ کیا کہ ڈاکٹر صاحب نومبائعین کے ساتھ گھل مل کر بیٹھ جاتے اور ان سے انہی کی زبان سندھی میں بڑے پیار اور محبت سے گفتگو کرتے اور ان کے دلوں میں اتر جاتے۔ ڈاکٹر صاحب ان کے ساتھ کھانا کھاتے ،ان کے مسائل سنتے ،یہ محسوس ہی نہ ہوتا تھا کہ یہ کوئی اتنا بڑا ڈاکٹر ہے، امریکہ سے پڑھ کر آیا ہے اور اتنے بڑے ہسپتال کا مالک ہے اور ضلع کے امیر ہیں۔ ایک نومبائع کے بارہ میں تو خاکسار کو ذاتی علم ہے کہ اس کی بیوی بیمار تھی اس کے علاج معالجہ پر ہزاروں روپے خرچ ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کے ہسپتال میں داخل بھی رہی لیکن ڈاکٹر صاحب نے ان کی درخواست پر علاج کے تمام اخراجات اپنی جیب سے ادا کئے اور پھر بھی اس کا ذکر بھی نہ کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے آپ کو خدمت انسانیت کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ آپ مہینہ میں ایک دفعہ مٹھی اور نصرت آباد جاتے اور مریضوں کا مفت معائنہ کرتے۔ ایک دفعہ خاکسار کو بھی آپ کے ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ سفر میں مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔ جب ہم مٹھی پہنچے تو مریضوں کی بڑی تعداد ڈاکٹر صاحب کی منتظر تھی۔ آپ نے جاتے ہی بغیر کسی توقف کے معائنہ شروع کر دیا اور پانی پینے کے لئے بھی انتظار نہ کیا۔ جب آپ چائے کے لئے تشریف لائے تو چہرے پر تھکان نہ تھی بلکہ ایک حسین و جمیل مسکراہٹ جو ہمیشہ قائم رہتی تھی اور ساری محفل میں مسکراہٹیں بانٹ دیتی تھی۔ اس دورہ کے دوران خاکسار نے یہ بات بھی نوٹ کی کہ ڈاکٹر صاحب کو جس طرح بطور ڈاکٹر اپنے فرائض کی فکر رہتی اس سے بڑھ کر بطور امیر آپ جماعت اور احباب جماعت کے لئے فکرمند رہتے۔ ان دنوں میرپورخاص کے حالات ٹھیک نہ تھے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد کھانا تناول کرتے ہوئے امیر صاحب مسلسل میرپورخاص میں مختلف لوگوں سے فون پر حالات معلوم کرتے رہے اور تسلی کرتے رہے کہ میرپورخاص میں سب ٹھیک ہے۔ شام کو ہم نصرت آباد پہنچے تو وہاں بھی مریضوں کا ہجوم تھا جو آپ کا منتظر تھا۔ آپ جاتے ہی بڑی چستی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہو گئے اور یہ سلسلہ رات تک جاری رہا۔ میرپورخاص واپس آتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے کئی لوگوں کو فون پر ہی ادویات تشخیص فرمادیں۔ میں حیران تھا کہ ڈاکٹر تو بغیر فیس کے بات بھی نہیں کرتے اور امیر صاحب تو فون پر بھی ادویات بتا دیتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب ان لوگوں میں سے تھے جو ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ جماعتی ہر میٹنگ میں بذات خود شامل ہوتے تھے اور تمام تر مصروفیات سے وقت نکال کر شامل ہوتے تھے۔ آپ کی زندگی پر یہ شعر کیا ہی خوب چسپاں ہوتا ہے۔

وقف رکھی عمر ساری خدمت دیں کے لئے
اپنے آرام و سکوں کا بھی نہ رکھا کچھ خیال

روزمرہ جماعتی میٹنگز کے علاوہ امیر صاحب ہر اتوار کو اطفال کی تربیتی کلاس بھی لیا کرتے تھے جس پر اطفال بڑے شوق سے جایا کرتے تھے۔ ہر سال خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی پکنک جمڑاؤ نہر پر ہوتی ہے۔ امیر صاحب ان دونوں مواقع پر بھی بذات خود تشریف لایا کرتے تھے خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی کیوں نہ آئیں۔ پھر یہی نہیں خدام کے ساتھ خود بھی نہر میں نہایا کرتے تھے۔ خدام اور انصار بھی محترم امیر صاحب کی موجودگی سے خوب لطف اندوز ہوا کرتے تھے۔ شہادت سے قبل آخری رات بھی آپ دیر تک جماعتی میٹنگز میں مصروف رہے۔

واقفین زندگی اور مربیان سلسلہ سے آپ کا ایک خاص پیار اور شفقت کا تعلق تھا۔ ان کا بہت ادب اور احترام کرتے اور وہ بھی ہمیشہ آپ کے علاقہ سندھ پر مبنی وسیع تجربہ اور نصائح سے خوب فائدہ اٹھاتے۔ اسی طرح جماعتی عہدیداران اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہنے والے افراد جماعت کی آپ بہت قدر کیا کرتے تھے اور ان پر غیر معمولی اعتماد کیا کرتے تھے۔ ان کی اچھی اور مفید آراء کو فوراً خندہ پیشانی سے قبول کرتے۔ جماعت کا کام کرنے والوں کی تو آپ کو اتنی فکر ہوتی تھی کہ ایک دفعہ ایک وفد دعوت الی اللہ کے لئے گیا۔ واپسی پر اس گاڑی کا جس میں وفد سفر کر رہا تھا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس وفد میں خاکسار کے والدین مکرم ریاض احمد صاحب باجوہ اور محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اور مکرم محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ شامل تھے۔ باقی تمام لوگ تو محفوظ رہے لیکن والدہ صاحبہ کو پیشانی پر آنکھ سے کچھ اوپر چوٹ آئی۔ آپ کو فوراً ''فضل عمر ہسپتال'' پہنچایا گیا۔ ٹانکے لگے مرہم پٹی ہوئی۔ یہ تمام کام ڈاکٹر صاحب کی زبانی ہدایت پر کوئی بھی ایمرجنسی میں کر سکتا تھا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب اس وقت تک ہسپتال میں خود موجود رہے جب تک کہ والدہ صاحبہ کو تسلی کے ساتھ گھر نہ بھجوا دیا۔ فارمیسی پر خود ہدایت فرمائی کہ کسی دوائی کے پیسے نہیں لینے۔ بعد میں امیر صاحب وقتاً فوقتاً فون پر عیادت کرتے رہے اور ایک روز خود عیادت کے لئے گھر تشریف لائے۔

ایک دفعہ ایسا بھی ہوا کہ میرے بڑے بھائی کی اہلیہ اپنے چیک اپ کے لئے گئیں تو ڈاکٹر صاحب نے مسکرا کر فرمایا آپ کو کچھ بھی نہیں اپنی ساس صاحبہ کا خیال رکھا کریں، ان کی خدمت کیا کریں۔

خاکسار کا چھوٹا بھائی بیمار تھا اور شیخ زاید ہسپتال لاہور میں داخل تھا ڈاکٹر صاحب مسلسل فون پر رابطہ رکھتے نہ صرف ہم سے بلکہ ڈاکٹرز سے بھی۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے کہا کہ اگر ڈاکٹرز کو سمجھ نہ آ رہی ہو اور میری ضرورت ہو تو بتائیں میں ابھی لاہور آ جاتا ہوں کیونکہ میرپورخاص میں بھائی ندرت ریاض جب بیمار ہوتا تھا تو ڈاکٹر صاحب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے فوراً بیماری پر کنٹرول پا لیا کرتے تھے۔ ندرت ریاض کی طبیعت جیسے ہی کچھ سنبھلی ہم اسے فوراً میرپورخاص لے آئے اور ڈاکٹر صاحب کے علاج سے ہمیشہ کی طرح اس کی طبیعت تیزی سے بہتر ہونے لگی اور وہ شفایاب ہو گیا۔

میرپورخاص میں دعوت الی اللہ کے میدان میں آپ ایک سپہ سالار کی حیثیت رکھتے تھے۔ داعیان الی اللہ سے ایک خاص پیار کا تعلق تھا۔ داعیان الی اللہ کو خود میٹنگز میں تفصیلی ہدایات دیتے اور جب وہ کامیاب لوٹتے تو انہیں مبارکباد دیتے۔ آپ خود بہت کامیاب اور باکمال داعی الی اللہ تھے۔ آپ تو بس چلتی پھرتی دعوت الی اللہ تھے۔ ہر طبقہ فکر سے آپ کے مضبوط روابط تھے۔ آپ انہیں مختلف مواقع پر مدعو بھی کرتے اور گاہے گاہے مرکز بھی بھیجتے۔ ایسی ہی ایک سیاسی شخصیت سے خاکسار کی ملاقات ربوہ میں ہوئی جن کا تعلق میرپورخاص سے تھا۔ ان کی شہرت تو کافی سنی تھی لیکن ملاقات ربوہ میں ہوئی۔ کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ وہ ربوہ آئیں گے۔ وہ بھی ڈاکٹر صاحب ہی کے توسط سے ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں چیک اپ کے لئے آئے تھے اور بہت متاثر تھے۔

زیارت مرکز کے لئے نومبائعین اور غیر از جماعت وفود کا ایک لمبا سلسلہ ہے جو آپ کے ذریعہ جاری رہا۔ حتیٰ کہ شہادت سے چند روز قبل بھی آپ نے ایک عالم دین کو ربوہ زیارت کے لئے بھیجا تھا۔ اس سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے اور مضبوط کرنے کے لئے آپ کا ایک طریق دعوتوں کا سلسلہ بھی تھا۔ غربا سے لے کر بڑے بڑے افسران اور وڈیروں کو آپ دعوتوں پر بلاتے۔ ایک واقعہ اسی قسم کا خاکسار سے ونگ کمانڈر جمیل احمد صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ وہ میرپورخاص آفیشل دورہ پر آئے اور محترم امیر صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ محترم امیر صاحب نے آپ کو کھانے پر مدعو کیا اور ساتھ کام کرنے والے دوسرے تمام آفیسرز کو بھی ساتھ لانے کو کہا۔ اس طرح امیر صاحب اپنے روابط کو بڑھاتے تھے، مضبوط کرتے تھے اور پھر دعوت الی اللہ اور جماعتی ضروریات کے لئے استعمال کرتے۔ اس طرح کی ایک دعوت کا اہتمام آپ نے پچھلی عید الاضحیہ کے موقع پر کیا جس میں خاکسار کو بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ عیدالاضحیہ کی رات کو یہ دعوت آپ کے بنگلہ پر ہوئی۔ اس دعوت میں تمام عاملہ کے اراکین، مربیان کرام، وڈیرے اور آپ کے کچھ دوست اور دیگر جماعتی کام کرنے والے احباب شریک تھے۔ باربی کیو کا اہتمام تھا، ایک سندھی نومبائع بھی بنا رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب ہمیشہ کی طرح چستی سے مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور جیسا کہ آپ کی عادت تھی آتے ہی کوئی ایسی بات کہی کہ مجلس میں ہر طرف مسکراہٹ پھیل گئی اور جب تک آپ مجلس میں رہے مجلس زعفرانی رہی۔ (باقی صفحہ 6 پر)

تبصرہ

اے میرے پیارے امام

شاعر: عبدالکریم قدسیؔ

زیرنظر شعری مجموعہ ''اے میرے پیارے امام'' جماعت احمدیہ کے ممتاز شاعر جناب عبدالکریم قدسی صاحب کی جانب سے نہایت عقیدت اور محبت کے ساتھ اپنے محبوب اور مطاع خلفائے احمدیت کی خدمت میں مختلف مواقع پر لکھی گئی نظموں اور قصائد پر مشتمل ہے اور ان کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا اعزاز اور فخر آپ کو ایک ایسے مبارک اور تاریخی موقع پر ہوا ہے کہ جب خلافت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پوری شان و شوکت اور کامیابیوں کامرانیوں کے ساتھ اپنے سو سال مکمل کر کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے اور دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے ان گنت انعامات اور فضلوں کے شکرانے کے طور پر موجودہ سال 2008ء کو ''صدسالہ خلافت احمدیہ جوبلی'' کے طور پر منا رہی ہے۔

جناب عبدالکریم قدسی صاحب اردو اور پنجابی ادب کا ایک قابل فخر اور معتبر نام ہے۔ ان کے کلام کے کئی مجموعے زیور طبع سے آراستہ ہو کر قبول عام و خاص کی سند حاصل کر چکے ہیں ان کو تین بڑے انعامات یعنی مسعود کھدر پوش ایوارڈ، پاکستان رائٹرز گلڈ ایوارڈ اور پاکستان ٹیلی ویژن کی طرف سے بہترین شاعر کے ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے۔

آپ کا شمار ان خوش نصیب احمدی شعراء میں ہوتا ہے جن کی شاعری کو ہمیشہ دربار خلافت سے سند خوشنودگی حاصل رہی ہے اور خلفائے احمدیت سے سند پسندیدگی حاصل کرنے سے زیادہ کسی احمدی شاعر کے لئے اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے۔

اس کتاب کو آپ نے جان سے پیارے آقا و امام قدرت ثانیہ کے مظہر خامس سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام کیا ہے جن کے مبارک عہد میں ہمیں خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی منانے کی توفیق و سعادت ملی ہے۔

کتاب کی ابتداء میں غریب نوازیاں کے عنوان سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند مکتوبات برکت کے لئے درج ہیں جن میں جناب قدسی صاحب کی شاعری پر ازراہ کرم تحسین اور محبت کا اظہار کیا گیا ہے اور ڈھیروں دعاؤں سے بھی نوازا گیا ہے۔

اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید نے محترم قدسی صاحب کی شاعری اور آپ کی اس کتاب پر بہت خوبصورت تبصرے لکھے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ قصائد اور منظومات قصائد نہیں بلکہ ایک پیار اور محبت کی داستان ہیں جو غلام اور آقا دونوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے اور ہمارا تجربہ ہے کہ آقا کے دل کی محبت غلام کی محبت سے شدت اور حدت میں زیادہ ہی ہوتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

عشق اول در دل معشوق پیدامی شود

محترم چوہدری حمیداللہ صاحب رقمطراز ہیں کہ:

احمدی شاعر کا کلام ہمیشہ نظام آسمانی کی تائید میں ہوتا ہے۔ اسی جذبہ و مساعی کی خوشبو محترمی عبدالکریم قدسی صاحب کے مجموعہ کلام ''اے میرے پیارے امام'' کی شناخت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کی مدحت میں دل کی گہرائی سے کہے گئے اشعار پڑھنے والے پر ایک خاص اثر چھوڑتے ہیں۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

عبدالکریم قدسی صاحب حال مست، مہذب، سچے اور سُچے لب و لہجہ کے مالک ایک ایسے قادر الکلام شاعر ہیں جس کی سرخوشی اور سرشاری میں تکلف اور تعلّی کا شائبہ تک نہیں۔ خصوصاً جب حضرت امام آخرزماں امام مہدی اور آپ کے پانچوں خلفائے برحق کا ذکر آتا ہے تو قاری بے اختیار ہو کر ان کے ساتھ عشق و محبت کے سفر میں شامل اور ہمقدم ہو جاتا ہے زیرنظر مجموعہ اسی کیفیت کی منہ بولتی تصویر ہے۔

ان کے علاوہ محترم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کا مختصر تبصرہ بھی شامل ہے۔ ان کے زیرتبصرہ مجموعہ کلام میں سے چند اشعار قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

سب سے اونچا سب سے بالا تیرا نام
سب سے اجلی سب سے اعلیٰ تیرا نام

....

رب کعبہ کی طرف سے آیا وہ بن کر حکم
شہسوار علم و حکمت اور وہ سلطان القلم

....

وہ جس کو چنتا ہے سب کو نظر بھی آتا ہے
قسم خدا کی خلیفہ خدا بناتا ہے

....

مہدی دوراں کے قدموں میں حکیم بے بدل
حکمت روحانیت سے ہو گیا پھر مالا مال

....

رب تعالیٰ نے عطا کی خلعت مصلح موعود
بارش فضل و کرم اس پر ہوئی تھی اس قدر

....

فضائے دل پہ وہ اترا تو یوں لگا جیسے
چمکتا چاند مہکتا گلاب آیا ہے

....

آپ ہی تو زندگی ہیں زندگی کی شان ہیں
میرے دل کی سلطنت کے آپ ہی سلطان ہیں

....

ہوا کے رخ پہ دروازہ وہی ہے
فصیل حبس میں رستہ وہی ہے
کسی کا کس طرح سکہ چلے گا
دلوں کے تخت پر بیٹھا وہی ہے

....

شاہ کے در سے فقیروں کو بلاوا آیا
میرے آقا! میرے محبوب میں آیا آیا

....

خلافت کے ثمر میں اس قدر جھولی میں پاتا ہوں
کہ جب بھی گننے لگتا ہوں تو گنتی بھول جاتا ہوں

....

قصر خلافت کی دیوارو! دل چھوٹا مت کرنا
اپنی مانگ میں یادوں کا سندور لگائے رکھنا

....

آ! تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ! قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

....

یہ پھول خلافت حقہ کے سو برسوں بعد بھی تازہ ہیں
یہ امن، محبت، پیار، وفاؤں کے چہرے کا غازہ ہیں
یہ شہد سے بڑھ کر شیریں ہیں خوش شکل بھی بے اندازہ ہیں
یہ روشنیوں کا رستہ ہیں یہ خوشبو کا دروازہ ہیں
یہ آزادی کے نغمے ہیں یہ قید قفس کی بات نہیں
یہ ایک صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

....

جناب عبدالکریم قدسی صاحب کی ان نظموں اور قصائد میں دنیا بھر میں بسنے والے تمام احمدی احباب کے جذبات کی بھرپور عکاسی موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کلام خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والوں کے دلوں کا ترجمان بھی ہے۔

خوبصورت شاعری کے ساتھ ساتھ سرورق بھی بہت دیدہ زیب ہے۔ 120 صفحات پر مشتمل اس کتاب کو رچنا اکیڈمی لاہور نے شائع کیا ہے۔ ''صدسالہ خلافت جوبلی'' کے موقع پر احمدی احباب کے لئے یقیناً یہ ایک بہت خوبصورت اور دلفریب تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم قدسی صاحب کی اس خوبصورت کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین (ع۔ص۔ق)

(بقیہ صفحہ 5)

ماہ رمضان اور عید کے حوالے سے بھی محترم امیر صاحب کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ 29 رمضان کی افطاری ساری جماعت کی ہمیشہ آپ کی طرف سے ہوا کرتی تھی اور تمام احباب جماعت آپ کیساتھ اختتامی دعا میں شریک ہوا کرتے تھے۔ یہ یادیں آج بھی اسی طرح تازہ ہیں۔ ہم اس درد کو دعاؤں میں ڈھال دیں گے اور اپنے پیارے امیر صاحب کے لئے ان کی بلندی درجات کے دعائیں کریں گے اور آپ کے کام کو آگے بڑھانے کا عزم کریں گے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا تذکرہ تو انشاء اللہ تحریر و تقریر میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ لیکن آخر پر ایک غیر از جماعت کے ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں ان کے بارہ میں خاکسار کو کہے ہوئے الفاظ لکھتا ہوں جو کہ آپ کی سیرت کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ: اگر میرپور خاص میں کوئی فرشتہ رہتا ہے تو وہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب ہیں۔

ہم کو خدا کے پیار کا ہر دم خمار ہے

پاؤں تجھے میں کس طرح دل بے قرار ہے
اپنے عمل کو دیکھ کر دل شرمسار ہے
مجھ پر کئے ہیں تو نے احسان اس طرح
جیسے خزاں پہ آ گئی تازہ بہار ہے
پیتے ہیں وہ شراب کہ نشہ میں مست ہوں
ہم کو خدا کے پیار کا ہر دم خمار ہے
دنیا کے پیچھے اس قدر وہ بھاگتے ہیں کیوں
دنیا کی زندگی تو، بالکل بے کار ہے
گر جاودانی زندگی پانے کی ہے طلب
پھر اس قدر کیوں تجھے دنیا سے پیار ہے
ظلم و ستم سے باز جو ظالم نہ آئے گا
رکھے وہ یاد اس پہ یہ سارا ادھار ہے
جس نے بھی اپنے آپ کو فرعوں بنا لیا
انجام اس کا ہر گھڑی ذلت کی مار ہے
اپنے خدا کے در پہ ہی جھکتے رہو ہمیش
مولیٰ ہی سارے بندوں کا ہر دم حصار ہے
جس کو بنا دے مولیٰ خلیفہ زمین پر
مومن کا دل ہمیشہ ہی اس پر نثار ہے

خواجہ عبدالمومن

مہنگا ترین باکسر

امریکہ کا آسکر ڈی لاہویا دنیا کا سب سے زیادہ معاوضہ لینے والا باکسر ہے جس کی 1999ء میں آمدن 43.5 ملین ڈالر تھی۔ فاربس سیلیریٹی لسٹ 2000ء میں اپنے شعبے کے 100 افراد میں آ کر سرفہرست رہا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ

اس مبارک مہینہ میں آنحضور ﷺ کی صدقہ و خیرات کی رفتار تیز آندھی سے مشابہت رکھتی تھی۔ سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہے۔

حضرت مصلح موعود نے اس مبارک مہینہ میں تحریک جدید کے وعدہ سے سبکدوش ہونے کو بہت پسند فرمایا اور 29 رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں ان خوش نصیب مخلصین کیلئے خصوصی دعا کی روایت قائم فرمائی جو اس تاریخ سے قبل اپنے وعدے ادا فرماتے ہیں امسال بھی انشاء اللہ ایسے خوش نصیب مخلصین کیلئے 29 رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ احباب وخواتین اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے مستفید ہونے کی سعی فرمائیں عہدیداران سے درخواست ہے کہ 28 رمضان المبارک تک دعائیہ فہرستیں مرکز میں پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمات بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالسلام صاحب ترکہ مکرم محمد احمد صاحب)

❁ مکرم عبدالسلام صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد احمد صاحب ولد محمد فقیر احمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام ایک پلاٹ نمبر 18/9 محلہ دارالیمن وسطی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے صرف 10 مرلہ الاٹ ہے۔ یہ قطعہ مرحوم کے ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل۔

(1) مکرم عبدالسلام صاحب (بیٹا)
(2) مکرم مظفر احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم بشیر احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم صغیر احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرمہ مریم بی بی صاحبہ (بیوہ)
(7) مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرمہ نصیرا بیگم صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرمہ آصفہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

یتیم کی پرورش کا اجر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء فرماتے ہیں۔

❁ اس حدیث کو یاد رکھو کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”میں اور یتیم کی پرورش کرنے والے جنت میں ساتھ ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے۔ لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں۔ (الفضل 19 نومبر 2004ء)

درخواست دعا

❁ مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا بیٹا مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب (لوک ورشہ ربوہ) گزشتہ دو سال سے ریڑھ کی ہڈی میں فریکچر کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم مبشر احمد ضیاء صاحب محاسب جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بھائی مکرم مظفر احمد ضیاء صاحب اسلام آباد کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم جمیل احمد صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور بیہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ سمیرا عابد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عابد بیگ صاحب لاہور کے بہنوئی مکرم شیخ عامر احمد صاحب لندن میں شدید بیمار ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم عبدالمنان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس اور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ فون ڈائریکٹری

مرتبہ: تنویر احمد علوی
ناشر: ربوہ کمپوزنگ سنٹر
قیمت: -/120 روپے

ربوہ ٹیلیفون ڈائریکٹری جو کہ زیر تبصرہ ہے کو بڑے خوبصورت ٹائٹل پیج کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ اس ٹیلیفون ڈائریکٹری کے شروع میں اہم نمبرز جن کی عام روزمرہ زندگی میں قدرے زیادہ ضرورت پیش آسکتی ہے۔ درج کر دیئے گئے ہیں۔ مثلاً دفتر صدر عمومی، ہسپتال، فائر بریگیڈ وغیرہ۔ اس کے بعد حروف تہجی کے اعتبار سے ایک فہرست احباب کی سہولت کے لئے مرتب کر دی گئی ہے تا کہ جو بھی نمبر درکار ہو اس کو اس متعلقہ جگہ پر بآسانی دیکھا جاسکے اور بوقت ضرورت اس کو استعمال کیا جاسکے۔

اس ڈائریکٹری کو بڑے دیدہ زیب رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ اشتہاروں کے ساتھ مزین کر دیا گیا ہے اور یہ اشتہارات بھی اپنی ذات میں عوام الناس کے لئے سہولت مہیا کر رہے ہیں۔

شعبہ میڈیکل کے حوالے سے کہ روزمرہ زندگی میں کسی بھی وقت اگر خدانخواستہ حادثاتی طور پر کسی ڈاکٹر صاحب سے رابطے کی ضرورت ہو تو ہر طرح کے ڈاکٹر صاحبان اور ان کے کلینک کے ٹیلی فون نمبرز کو یکجائی رنگ میں مرتب کر کے مزید سہولت بہم پہنچائی گئی ہے اسی طرح ڈسپنسریاں کلینیکل لیبارٹریز اور میڈیکل سٹورز کو بھی اسی حصہ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ پھر ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک ڈاکٹرز کو الگ الگ رکھا گیا ہے تا کہ سہولت رہے۔

اس کے بعد اس ڈائریکٹری میں جملہ دفاتر کے ٹیلیفون نمبرز دیئے گئے ہیں۔ جن میں جماعتی دفاتر، سرکاری دفاتر، بینک، پریس کلب، ٹاؤن کمیٹی، ریلوے سٹیشن وغیرہ شامل ہیں تا کہ سہولت ہو۔ علاوہ ازیں کوریئر سروسز کے ٹیلیفون نمبرز، کیٹرنگ سروسز، شادی ہالز وغیرہ کرنسی ایکسچینج تک کے نمبرز بھی الگ الگ کر دیئے گئے ہیں۔

ربوہ کے محلہ جات کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے لکھے گئے اور ان میں موجود احباب کے ٹیلیفون نمبرز درج کر دیئے گئے ہیں۔ انہی میں ربوہ کی مضافاتی کالونیاں بھی شامل کر لی گئی ہیں۔

بعد ازاں سیریل وائز بھی نمبرز کو درج کیا گیا ہے۔ پھر پاکستانی شہروں کے ٹیلیفون کوڈز بھی درج کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ایمبیسیز کے نمبرز اور دوسرے گورنمنٹ دفاتر نمبرز وغیرہ درج کر دیئے گئے ہیں تا کہ حسب ضرورت استفادہ کیا جاسکے۔ آخر پر انگریزی زبان میں بھی اہم نمبرز کو درج کر دیا گیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لئے اس ٹیلیفون ڈائریکٹری کو مفید بنائے۔

(ٹی۔ ایم۔ عادل)

اردو شاعر۔ محسن کاکوروی

ممتاز نعت گو شاعر مولوی محمد محسن 26 ستمبر 1826ء کو کاکوروی ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔

آپ علوی سید تھے۔ والد مولوی حسن بخش وکالت کے پیشے سے منسلک تھے دادا مولوی حسین بخش کے زیر سایہ تربیت پائی۔ دادا کی وفات کے بعد والد کے پاس مین پوری چلے گئے۔ علوم متداولہ کے حصول کے بعد انگریزی تعلیم حاصل کی اور باپ دادا کی مناسبت سے عدالتی کاموں میں مشغول ہو گئے۔ لیکن جلد ہی اکتا گئے اور سبکدوشی کے بعد ہائی کورٹ سے وکالت کا امتحان پاس کیا اور آگرہ میں پریکٹس کرنے لگے۔

شعر گوئی کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ ابتداء میں مولوی ہادی علی اشک سے اصلاح لیتے رہے اور پھر اصلاح کی ضرورت ہی باقی نہ رہی اور نعت گوئی میں خاص مقام حاصل کر لیا ان کا نعتیہ کلام قصائد اور پانچ مثنویوں پر مشتمل ہے۔

مثنویوں میں نگارستان، الفت فغانِ محسن اور قصائد میں چترِ شاہی شامل ہیں۔

وطن ثانی مین پوری میں۔ 24/ اپریل 1905ء کو وفات پائی۔

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

کوئٹہ میں خودکش حملہ' ایک طالبہ سمیت 3 افراد جاں بحق اور 21 زخمی

کوئٹہ میں عسکری پارک کے قریب ائیر پورٹ روڈ پر گشت کرنے والی ایف سی کی 2 گاڑیوں پر خودکش حملے میں 2 سیکیورٹی اہلکار اور ایک طالبہ جاں بحق جبکہ 21 افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو سول ہسپتال اور سی ایم ایچ منتقل کر دیا گیا۔ خودکش حملے میں 8 سے 10 کلوگرام وزنی دھماکہ خیز مواد استعمال کیا گیا۔ حملہ آور کی عمر 18 سے 20 سال کے درمیان تھی۔

کابینہ کا امن وامان پر عدم اطمینان

وزیر اعظم گیلانی کی زیر صدارت وفاقی کابینہ کے اجلاس میں ملک میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور ملک کے مجموعی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم نے ملک میں امن وامان کی صورتحال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے سخت اقدامات کئے جائیں گے۔ وفاقی کابینہ کے ارکان کا کہنا تھا کہ انٹیلی جنس ایجنسیاں دہشت گردی روکنے میں ناکام ہیں۔

امریکی جاسوس طیارے کی تباہی کی مزید تحقیقات

پاک فوج نے جنوبی وزیرستان میں ایک امریکی جاسوس طیارے کے تباہ ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔ ترجمان آئی ایس پی آر نے کہا ہے کہ بظاہر یہ واقعہ کسی تکنیکی خرابی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے تاہم سیکیورٹی فورسز نے اس کا ملبہ قبضہ میں لے لیا ہے اور معاملے کی تفصیلی تحقیقات جاری ہیں۔

سیکیورٹی فورسز نے درہ آدم خیل کا کنٹرول سنبھال لیا

باجوڑ میں جیٹ طیاروں کی مشتبہ ٹھکانوں پر بمباری' سوات میں ریموٹ کنٹرول کے بم دھماکے' اور مہمند ایجنسی' درہ آدم خیل اور شب قدر میں سیکیورٹی فورسز کی عسکریت پسندوں سے جھڑپوں میں 28 جنگجو اور 5 اہلکار جاں بحق ہو گئے جبکہ سیکیورٹی فورسز نے ایک آپریشن کے بعد درہ آدم خیل بازار کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔

روٹی کی قیمت کم رکھنے کیلئے غیر ترقیاتی اخراجات کم کریں گے

وزیر اعلیٰ نے پنجاب نے کہا ہے کہ رمضان المبارک کے باقی دنوں میں بھی صوبہ بھر میں روٹی کی فراہمی دو روپے میں یقینی بنائی جائے گی جبکہ رمضان کے بعد بھی انہی نرخوں پر روٹی کی فراہمی جاری رہے گی اور اس ضمن میں چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں قائم کی گئی کمیٹی قابل عمل اور ٹھوس تجاویز جلد پیش کرے۔ عید کے موقع پر آٹے کی وافر مقدار میں دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔

دنیا کی نصف آبادی خوراک سے محروم

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر مائیکل ڈیٹریٹ نے عالمی برادری سے یکجہتی اور سالمیت کے راستے کو اپنانے اور خودغرضی کے کلچر کو دور پھینکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف دنیا کی نصف سے زائد آبادی صاف پانی اور خوراک کی تلاش میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہی ہے جبکہ دوسری جانب بہت سے ممالک اسلحہ کے ڈھیر لگانے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے عالمی سربراہوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ روایتی تقریروں کی بجائے دنیا کو درپیش خطرات کا ادراک کرنا چاہئے اور ان کے حل کے لئے ٹھوس عزم کے ساتھ آگے بڑھنا چاہئے۔

ڈالر' یورو اور پاؤنڈ کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی

پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کا سلسلہ جاری ہے۔ اوپن مارکیٹ میں امریکی ڈالر 78.70 روپے کا ہو گیا ہے جبکہ یورو 115 روپے اور برطانوی پاؤنڈ 144 روپے میں ٹریڈ ہو رہا ہے۔ روپے کی قدر میں کمی کی ایک بڑی وجہ عالمی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی کی طرف سے پاکستان کی معاشی صورتحال پر تشویش کا اظہار اور کریڈٹ ریٹنگ میں کمی بتائی جاتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کی 10 وجوہات

1۔ 55 سال سے زائد عمر میں ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

2۔ سیاہ فام باشندے ہائی بلڈ پریشر کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں۔

3۔ کم عمر خواتین میں ہائی بلڈ پریشر کا تناسب مردوں کی نسبت کم ہوتا ہے۔

4۔ ہائی بلڈ پریشر کا خاندان میں موروثی ہونا بھی ایک اہم وجہ ہو سکتی ہے۔

5۔ سگریٹ نوشی بھی ہائی بلڈ پریشر کی اہم وجہ ہو سکتی ہے۔

6۔ جسمانی سرگرمیوں کا نہ ہونا، ورزش نہ کرنا اور غیر متوازن لائف سٹائل۔

7۔ غیر متوازن اور چکنائی سے بھرپور غذا کا استعمال

8۔ مانع حمل کی گولیاں اور منشیات کا استعمال جیسے کوکین بھی ہائی بلڈ پریشر کا سبب یا بڑھ جانے کی وجہ ہو سکتی ہے۔

9۔ گردے کی بیماری یا خرابی۔ جو کہ ذیابیطس کی پیچیدگی کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

10۔ ہارمون کے توازن کا خراب ہونا، ٹیومر اور اینا ٹومک اپینارمیلیٹی کی وجہ سے بھی ہائی بلڈ پریشر کی شکایت ہو سکتی ہے۔ جسے سیکنڈری ہائپر ٹینشن بھی کہا جاتا ہے۔

ربوہ میں سحر وافطار 26 ستمبر

انتہائے سحر	5:38
طلوع آفتاب	6:56
زوال آفتاب	12:59
وقت افطار	7:02

سپر شکمی
قبض کیلئے مفید ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ابٹن نور۔ نور بیوٹی سوپ۔ پرس، بیگ، کاسمیٹکس
رحمان
کون مہندی / جنرل سٹور
بابر مارکیٹ مین بازار
فون آفس: 092-52-4597058 سیالکوٹ

قانونی مشاورت وقانونی دستاویزات
رجسٹری و پراپرٹی ٹرانسفر کیلئے
خان لاء ایسوسی ایٹس
10-M کرسٹل ٹاور لبرٹی مارکیٹ لاہور
0333-4262201- 042-5789565-5789765

گریس فارما پاکستان
مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
91-AII جوہر ٹاؤن لاہور 0300-8454327
www.icci.org.pk/icp/basit@icpp.icci.org.pk

ٹرینڈ سیٹرز گارمنٹس
گارمنٹس کی دنیا میں جدید اضافہ لیڈیز جینٹس اور اب بچوں کی بھرپور ورائٹی کے ساتھ
واقفین نو بچوں اور بچیوں کے لئے خصوصی رعائت
14/11 خالد سینٹر کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
طالب دعا:- شہزاد احمد وڑائچ
0300-8100066 042-5422878

FD-10

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ ربوہ
047-6214300

مکان برائے فروخت
باموقعہ مکان برقبہ دس مرلہ، واقع مکان نمبر 23/54 دارالعلوم شرقی نزد کوٹھی ڈاکٹر لطیف احمد قریشی تین عدد بیڈروم، کچن ٹی وی لاؤنج، ڈرائنگ روم تمام سہولیات کے ساتھ
پراپرٹی ڈیلروں سے معذرت فون: 047-6213265

خوشخبری
احباب جماعت کے لئے
4 فٹ ڈش بمعہ ڈیجیٹل ریسیور تمام مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں یہ آفر محدود مدت تک ہے۔ نیز UPS ایک سال کی ورانٹی کے ساتھ بارعایت خرید فرمائیں۔
طالب دعا: شوکت ریاض قریشی
نواز سیٹلائٹ
فیصل مارکیٹ 3 بال روڈ لاہور
0300-9419235-042-7351722

گلوبل کوریئر سروس
Sky Net
یورپی کمپنی آپ کے شہر میں
رمضان المبارک اور عید کے موقع پر چھوٹے بڑے پارسل کے لئے خصوصی رعایتی پیکج
Australia, U.K, Germany, U.S.A, Canada and Rest of Europe
047-6215744
0334-6365127 اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ

ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنیئے
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور
فون: 7142610 7142613 7142623
فیکس: 7142093
Mob:0300-9478889